آیات نمبر 148 تا 157 میں بنی اسرائیل کی تاریخ کے مختلف ادوار کا تذکرہ۔ موسیٰ علیہ السلام کے دوبارہ کوہ طور پر جانے کے بعد سامری کا ایک بچھڑے کا مجسمہ بنانا۔ واپسی پر موسیٰ علیہ السلام کا ناراضگی کا اظہار۔

وَ اتَّخَذَ قَوۡمُ مُوۡسٰی مِنۡۢ بَعۡدِہٖ مِنۡ حُلِیِّہِمۡ عِجۡلًا جَسَدًا لَّہٗ خُوَارٌ ؕ
اور موسیٰ کی قوم نے ان کے کوہ طور پر جانے کے بعد اپنے زیوروں کو گلا کر ایک بچھڑے کا مجسمہ بنالیا، جس میں سے گائے کی سی آواز نکلتی تھی
اَلَمۡ یَرَوۡا اَنَّہٗ لَا یُکَلِّمُہُمۡ وَ لَا یَہۡدِیۡہِمۡ سَبِیۡلًا ۘ
کیا انہوں نے یہ نہیں دیکھا کہ وہ مجسمہ نہ تو ان سے بات کر سکتا ہے اور نہ ہی ان کی رہنمائی کر سکتا ہے
اِتَّخَذُوۡہُ وَ کَانُوۡا ظٰلِمِیۡنَ
مگر پھر بھی انہوں نے اسے اپنا معبود بنالیا اور وہ بہت ہی ظالم اور نافرمان لوگ تھے ﴿۱۴۸﴾
وَ لَمَّا سُقِطَ فِیۡۤ اَیۡدِیۡہِمۡ وَ رَاَوۡا اَنَّہُمۡ قَدۡ ضَلُّوۡا ۙ قَالُوۡا لَئِنۡ لَّمۡ یَرۡحَمۡنَا رَبُّنَا وَ یَغۡفِرۡ لَنَا لَنَکُوۡنَنَّ مِنَ الۡخٰسِرِیۡنَ
اور جب انہوں نے سمجھ لیا کہ وہ گمراہ ہوگئے ہیں تو بہت نادم ہوئے اور کہنے لگے کہ اگر ہمارے رب نے ہم پر رحم نہ کیا اور ہمیں نہ بخشا تو یقیناً ہم نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے ﴿۱۴۹﴾
وَ لَمَّا رَجَعَ مُوۡسٰۤی اِلٰی قَوۡمِہٖ غَضۡبَانَ اَسِفًا ۙ قَالَ بِئۡسَمَا خَلَفۡتُمُوۡنِیۡ مِنۡۢ بَعۡدِیۡ ۚ
اور جب موسیٰ علیہ السلام غصہ اور رنج سے بھرے ہوئے اپنی قوم کی طرف واپس آئے تو کہنے لگے کہ تم نے میرے بعد بہت بری جانشینی کی
اللہ تعالیٰ نے کوہ طور ہی پر موسیٰ علیہ السلام کو اس واقعہ کی اطلاع دے دی تھی کہ

سامری نے تیری قوم کو گمراہ کر دیا ہے اَعَجِلْتُمْ اَمْرَ رَبِّكُمْ ۚ کیا تم سے اتنا بھی صبر نہ ہو سکا کہ اپنے رب کے حکم کا انتظار کر لیتے ؟ وَ اَلْقَى الْاَلْوَاحَ وَ اَخَذَ بِرَاْسِ اَخِيْهِ يَجُرُّهٗۤ اِلَيْهِ ؕ اور تختیاں نیچے رکھ کر اپنے بھائی ہارون علیہ السلام کے سر کے بال پکڑ کر اسے اپنی طرف کھینچا قَالَ ابْنَ اُمَّ اِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُوْنِيْ وَ كَادُوْا يَقْتُلُوْنَنِيْ ۖ فَلَا تُشْمِتْ بِيَ الْاَعْدَآءَ وَ لَا تَجْعَلْنِيْ مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ اس پر ہارون علیہ السلام نے کہا کہ اے میری ماں کے بیٹے! اِن لوگوں نے مجھے کمزور سمجھا اور قریب تھا کہ مجھے مار ڈالتے، پس تو دشمنوں کو مجھ پر ہنسنے کا موقع نہ دے اور نہ مجھے ان ظالم لوگوں میں شامل کر ﴿۱۵۰﴾ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَ لِاَخِيْ وَ اَدْخِلْنَا فِيْ رَحْمَتِكَ ۖ وَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ اس پر موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ اے میرے رب! مجھے اور میرے بھائی کو بخش دے اور ہمیں اپنی رحمت میں داخل فرما تو سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے ﴿۱۵۱﴾ ع

رکوع [۱۸] اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ سَيَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ ذِلَّةٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ بیشک جن لوگوں نے بچھڑے کو معبود بنا لیا ہے عنقریب انہیں ان کے رب کی طرف سے غضب بھی پہنچے گا اور دنیا کی زندگی میں ذلت بھی ملے گی وَ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُفْتَرِيْنَ اور اللہ پر افترا کرنے والوں کو ہم ایسے ہی سزا دیا کرتے ہیں ﴿۱۵۲﴾ وَ الَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِهَا وَ اٰمَنُوْۤا ۫ اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ اور جن لوگوں نے

گناہوں کا ارتکاب کیا پھر وہ اس کے بعد توبہ کرلیں اور ایمان لے آئیں تو یقیناً آپ کا
رب اس توبہ کے بعد معاف کر دینے والا اور ہر وقت رحم کرنے والا ہے ﴿۱۵۳﴾ وَ لَمَّا
سَكَتَ عَنْ مُّوْسَى الْغَضَبُ اَخَذَ الْاَلْوَاحَ ۖ وَ فِيْ نُسْخَتِهَا هُدًى وَّ رَحْمَةٌ
لِّلَّذِيْنَ هُمْ لِرَبِّهِمْ يَرْهَبُوْنَ پھر جب موسیٰ کا غصہ ٹھنڈا ہوا تو اس نے وہ تورات
کی تختیاں اُٹھالیں جن کی تحریر ان لوگوں کے لئے سراسر ہدایت اور رحمت تھی، جو
اپنے رب سے ڈرتے ہیں ﴿۱۵۴﴾ وَ اخْتَارَ مُوْسٰى قَوْمَهٗ سَبْعِيْنَ رَجُلًا لِّمِيْقَاتِنَا ۚ
اور موسیٰ نے ہمارے مقرر کئے ہوئے وقت پر حاضر ہونے کے لئے اپنی قوم سے ستر
آدمی منتخب کئے فَلَمَّآ اَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ قَالَ رَبِّ لَوْ شِئْتَ اَهْلَكْتَهُمْ مِّنْ
قَبْلُ وَ اِيَّايَ ؕ پھر جب زلزلے نے ان سب کو آپکڑا تو موسیٰ نے عرض کیا کہ
اے میرے رب، اگر تو چاہتا تو مجھے اور ان سب کو یہاں آنے سے پہلے ہی ہلاک کر
ڈالتا اَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ السُّفَهَآءُ مِنَّا ۚ کیا تو ہمیں محض ہمارے بعض
بیوقوفوں کی حرکت کے باعث ہلاک کر دے گا؟ اِنْ هِيَ اِلَّا فِتْنَتُكَ ؕ یہ واقعہ
تیری طرف سے محض ایک امتحان ہے تُضِلُّ بِهَا مَنْ تَشَآءُ وَ تَهْدِيْ مَنْ
تَشَآءُ ؕ ایسے امتحان سے تو جسے چاہے گمراہی میں ڈال دے اور جسے چاہے ہدایت پر
قائم رکھے اَنْتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَ ارْحَمْنَا وَ اَنْتَ خَيْرُ الْغٰفِرِيْنَ تو ہی ہمارا
کارساز ہے پس ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما، تو ہی سب بخشنے والوں سے زیادہ بخشنے والا
ہے ﴿۱۵۵﴾ وَ اكْتُبْ لَنَا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ اِنَّا هُدْنَآ اِلَيْكَ ؕ

اور ہمارے لیے اس دنیا کی بھلائی بھی لکھ دیجیے اور آخرت کی بھلائی بھی، ہم نے آپ کی طرف رجوع کرلیا ہے قَالَ عَذَابِیۡۤ اُصِیۡبُ بِهٖ مَنۡ اَشَآءُ ۚ وَ رَحۡمَتِیۡ وَسِعَتۡ كُلَّ شَیۡءٍ ؕ اللہ نے فرمایا کہ سزا تو میں جسے چاہتا ہوں دیتا ہوں مگر میری رحمت ہر چیز پر چھائی ہوئی ہے فَسَاَكۡتُبُهَا لِلَّذِیۡنَ یَتَّقُوۡنَ وَ یُؤۡتُوۡنَ الزَّكٰوةَ وَ الَّذِیۡنَ هُمۡ بِاٰیٰتِنَا یُؤۡمِنُوۡنَ ہاں میں اس رحمت کو ان لوگوں کے لئے خاص طور پر لکھ دوں گا جو نافرمانی سے پرہیز کرتے ہیں، زکوۃ ادا کرتے ہیں اور ہماری آیات پر ایمان رکھتے ہیں ﴿۱۵۶﴾ اَلَّذِیۡنَ یَتَّبِعُوۡنَ الرَّسُوۡلَ النَّبِیَّ الۡاُمِّیَّ الَّذِیۡ یَجِدُوۡنَهٗ مَكۡتُوۡبًا عِنۡدَهُمۡ فِی التَّوۡرٰىةِ وَ الۡاِنۡجِیۡلِ ۫ یَاۡمُرُهُمۡ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَ یَنۡهٰىهُمۡ عَنِ الۡمُنۡكَرِ وَ یُحِلُّ لَهُمُ الطَّیِّبٰتِ وَ یُحَرِّمُ عَلَیۡهِمُ الۡخَبٰٓئِثَ وَ یَضَعُ عَنۡهُمۡ اِصۡرَهُمۡ وَ الۡاَغۡلٰلَ الَّتِیۡ كَانَتۡ عَلَیۡهِمۡ ؕ یہ رحمت آج ان لوگوں کا حصہ ہے جو اس پیغمبر نبی اُمّی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی پیروی کرتے ہیں، جن کی صفات انہیں اپنے پاس موجود کتابوں تورات اور انجیل میں لکھی ہوئی ملتی ہیں، اور جو انہیں نیکی کا حکم دیتا ہے، بدی سے روکتا ہے، ان کے لیے پاک چیزیں حلال اور ناپاک چیزیں حرام قرار دیتا ہے اور ان کے وہ بوجھ اتارتا ہے اور بندشیں کھولتا ہے جن میں وہ جکڑے ہوئے تھے فَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا بِهٖ وَ عَزَّرُوۡهُ وَ نَصَرُوۡهُ وَ اتَّبَعُوا النُّوۡرَ الَّذِیۡۤ اُنۡزِلَ مَعَهٗۤ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ سو جو لوگ اس رسول پر ایمان لائے اور اس کی حمایت اور مدد کی اور اس نور یعنی قرآن کی پیروی کرتے رہے جو اس کے ساتھ نازل کیا گیا ہے تو یہی لوگ حقیقی فلاح پانے والے ہیں ﴿۱۵۷﴾ رکوع [۱۹]

آیات نمبر 158 تا 166 میں بنی اسرائیل کی تاریخ کے مختلف ادوار کا تذکرہ۔ بنی اسرائیل کی بارہ قبیلوں میں تقسیم اور ہر قبیلہ کے لئے ایک چشمہ جاری ہونا۔ من و سلویٰ کا نازل ہونا۔ یوم سبت کی پابندی اور خلاف ورزی کرنے والوں کا اللہ کے حکم سے بندر بن جانا۔

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعَا ِالَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ اے پیغمبر (ﷺ) آپ کہہ دیجئے کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اس اللہ کا بھیجا ہوا رسول بن کر آیا ہوں، جس کی حکومت تمام آسمانوں اور زمین پر قائم ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَ يُمِيْتُ ۖ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ كَلِمٰتِهٖ وَ اتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہی زندگی بخشتا ہے اور وہی موت دیتا ہے سو اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے رسول نبی اُمّی پر ایمان لاؤ جس کی شان یہ ہے کہ وہ اللہ اور اس کی تمام کتابوں پر ایمان رکھتا ہے، تم اسی کی پیروی کرو تاکہ ہدایت پا جاؤ ﴿۱۵۸﴾ وَ مِنْ قَوْمِ مُوْسٰٓى اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَ بِهٖ يَعْدِلُوْنَ اور موسیٰ کی قوم میں ایک جماعت ایسی بھی ہے جو لوگوں کو حق کے مطابق ہدایت کرتی ہے اور حق ہی کے مطابق انصاف بھی کرتی ہے ﴿۱۵۹﴾ وَ قَطَّعْنٰهُمُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ اَسْبَاطًا اُمَمًا ۭ اور ہم نے بنی اسرائیل کو بارہ قبیلوں میں تقسیم کر کے ان کی الگ الگ جماعتیں بنا دی تھیں وَ اَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اِذِ اسْتَسْقٰىهُ قَوْمُهٗٓ اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ۚ اور جب موسیٰ کی قوم نے اس سے پانی طلب کیا تو ہم نے موسیٰ کو وحی

بھیجی کہ اس چٹان پر اپنا عصا مارو فَانْۢبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ؕ عصا کے
مارتے ہی اس میں سے بارہ چشمے جاری ہو گئے قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ؕ پس
بنی اسرائیل کے ہر قبیلہ نے اپنا پانی لینے کی جگہ متعین کر لی وَ ظَلَّلْنَا عَلَيْهِمُ الْغَمَامَ وَ
اَنْزَلْنَا عَلَيْهِمُ الْمَنَّ وَ السَّلْوٰى ؕ نیز ہم نے ان پر بادل کا سایہ کیا اور ان پر من و
سلویٰ نازل کیا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ؕ کہ یہ پاکیزہ چیزیں کھاؤ جو ہم نے تمہیں
عطا کی ہیں وَ مَا ظَلَمُوْنَا وَ لٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ اور ان نافرمانوں نے
ہمارا کچھ نقصان نہ کیا بلکہ وہ اپنا ہی نقصان کرتے رہے ﴿۱۶۰﴾ وَ اِذْ قِيْلَ لَهُمُ اسْكُنُوْا
هٰذِهِ الْقَرْيَةَ وَ كُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ وَ قُوْلُوْا حِطَّةٌ وَّ ادْخُلُوا الْبَابَ
سُجَّدًا نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطِيْٓـٰٔتِكُمْ ؕ اور وہ وقت یاد کرو جب بنی اسرائیل سے کہا گیا تھا
کہ اس بستی میں آباد ہو جاؤ اور جہاں سے جی چاہے کھاؤ اور زبان سے "حِطَّةٌ" یعنی "ہمیں
بخش دے" کہتے رہنا اور دروازہ میں عاجزی سے سر جھکا کر داخل ہونا تو ہم تمہاری خطائیں
معاف کر دیں گے سَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ اور نیک روش اختیار کرنے والوں کو مزید
فضل سے بھی نوازیں گے ﴿۱۶۱﴾ فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ
لَهُمْ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ مگر ان میں سے
ظالم لوگوں نے اس لفظ کو جو انہیں تلقین کیا گیا تھا دوسرے لفظ سے بدل دیا تو ہم نے ان
کے اس ظلم کی پاداش میں ان پر آسمان سے عذاب نازل کر دیا ﴿۱۶۲﴾ رکوع [۲۰] وَ
سْـَٔلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ ۘ اے پیغمبر (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ)! بنی
اسرائیل سے اس بستی کا حال دریافت فرمائیں جو سمندر کے کنارے آباد تھی اِذْ يَعْدُوْنَ

فِي السَّبْتِ اِذْ تَاْتِيْهِمْ حِيْتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا وَّيَوْمَ لَا يَسْبِتُوْنَ ۙ لَا تَاْتِيْهِمْ ۛ جب وہاں کے لوگ یوم سبت یعنی ہفتہ کے دن احکامِ الٰہی کی خلاف ورزی کیا کرتے تھے، ہفتہ کے دن تو مچھلیاں بلند ہو کر پانی پر ظاہر ہوتیں اور قریب آجاتیں تھیں اور ہفتہ کے علاوہ باقی دنوں میں غائب رہتی تھیں كَذٰلِكَ ۛ نَبْلُوْهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ اس طرح ہم نے انہیں ان کی نافرمانی کے باعث آزمائش میں مبتلا کر دیا تھا ﴿۱۶۳﴾ وَاِذْ قَالَتْ اُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُوْنَ قَوْمَا ۙ اِۨللّٰهُ مُهْلِكُهُمْ اَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ؕ اور جب ان ہی میں سے کچھ لوگوں نے دوسروں سے کہا کہ تم ایسے لوگوں کو کیوں نصیحت کر رہے ہو جنہیں اللہ ہلاک کرنے والا ہے یا جنہیں سخت عذاب دینے والا ہے؟ قَالُوْا مَعْذِرَةً اِلٰى رَبِّكُمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ تو انہوں نے جواب دیا، اس لئے کہ تمہارے رب کے روبرو اپنی ذمہ داری سے سبک دوش ہو سکیں اور اس توقع پر کہ شاید یہ لوگ نافرمانی سے پرہیز کریں ﴿۱۶۴﴾ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖٓ اَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوْٓءِ وَاَخَذْنَا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا بِعَذَابٍۭ بَئِيْسٍۭ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ پھر جب ان نافرمان لوگوں نے انہیں کی گئی تمام نصیحتوں کو پس پشت ڈال دیا تو ہم نے ان لوگوں کو تو بچا لیا جو برائی سے روکتے تھے اور باقی لوگوں کو ان کی نافرمانی کی وجہ سے شدید عذاب میں مبتلا کر دیا ﴿۱۶۵﴾ فَلَمَّا عَتَوْا عَنْ مَّا نُهُوْا عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِئِيْنَ پھر جب وہ اس کام میں حد سے بڑھ گئے جس سے انہیں منع کیا گیا تھا تو ہم نے انہیں حکم دیا کہ تم ذلیل و خوار بندر بن جاؤ اللہ کی یہی شان ہے کہ جب وہ کسی کام کا ارادہ کرتا ہے تو بس حکم ہی دیتا ہے، سو وہ کام ہو جاتا ہے ﴿۱۶۶﴾

آیات نمبر 167 تا 171 میں بنی اسرائیل کی تاریخ کے مختلف ادوار کا تذکرہ۔ اللہ کا فیصلہ کہ وہ روز قیامت تک ان پر ایسے لوگ مسلط کرتا رہے گا جو انہیں بدترین عذاب دیتے رہیں گے۔ اللہ کی طرف سے بنی اسرائیل پر پہاڑ کا معلق ہونا اور تورات پر سختی سے عمل کرنے کا عہد لینا۔

وَ اِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكَ لَيَبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ يَّسُوْمُهُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ ؕ اور ان کو وہ وقت بھی یاد دلائیں جب آپ کے رب نے بنی اسرائیل کو آگاہ کر دیا تھا کہ وہ قیامت تک ان پر ایسے لوگ مسلط کرتا رہے گا جو انہیں بدترین عذاب دیتے رہیں گے اِنَّ رَبَّكَ لَسَرِيْعُ الْعِقَابِ ۖۚ وَ اِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ بلاشبہ آپ کا پروردگار سزا دینے میں دیر نہیں لگاتا، اور بیشک وہ بڑا بخشنے والا اور ہر وقت رحم کرنے والا بھی ہے ﴿۱۶۷﴾ وَ قَطَّعْنٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اُمَمًا ۚ اور ہم نے انہیں مختلف گروہوں میں تقسیم کر کے زمین میں منتشر کر دیا مِنْهُمُ الصّٰلِحُوْنَ وَ مِنْهُمْ دُوْنَ ذٰلِكَ ؗ وَ بَلَوْنٰهُمْ بِالْحَسَنٰتِ وَ السَّيِّاٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ان میں سے بعض نیک تھے جبکہ بعض ان سے مختلف تھے، ہم نے انہیں آرام و آسائش سے بھی آزمایا اور رنج و مصائب سے بھی تاکہ وہ اللہ کی طرف رجوع کریں ﴿۱۶۸﴾ فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ وَّرِثُوا الْكِتٰبَ يَاْخُذُوْنَ عَرَضَ هٰذَا الْاَدْنٰى وَ يَقُوْلُوْنَ سَيُغْفَرُ لَنَا ۚ پھر ان کے بعد ایسے ناخلف جانشین ہوئے جو کتاب یعنی تورات کے وارث تو بنے لیکن وہ احکام الٰہی کو اس دنیا کے حقیر مال و دولت کے عوض بیچ ڈالتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارے یہ سارے گناہ معاف ہو جائیں گے وَ

اِنْ يَّاْتِهِمْ عَرَضٌ مِّثْلُهٗ يَاْخُذُوْهُ ؕ اور اگر پھر ویسا ہی موقع ملے تو دوبارہ بھی
مال لینے سے نہیں ہچکچاتے اَلَمْ يُؤْخَذْ عَلَيْهِمْ مِّيْثَاقُ الْكِتٰبِ اَنْ لَّا
يَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ وَ دَرَسُوْا مَا فِيْهِ ؕ کیا ان سے کتاب یعنی تورات
میں اس بات کا عہد نہیں لیا جا چکا کہ حق کے سوا کوئی بات اللہ کی طرف منسوب نہ
کریں گے اور جو کچھ تورات میں ہے یہ اسے پڑھ بھی چکے ہیں؟ وَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ
خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ جو لوگ اللہ سے ڈرتے ہیں ان کے لئے
آخرت کا گھر اس دنیا کے حقیر مال سے بہت بہتر ہے، تو کیا تم لوگ اتنا بھی نہیں سمجھتے
﴿۱۶۹﴾ وَ الَّذِيْنَ يُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتٰبِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ
الْمُصْلِحِيْنَ جو لوگ کتاب کی پابندی کرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں تو یقیناً ہم
اپنی اصلاح کرنے والے ایسے نیک کردار لوگوں کا اجر ضائع نہیں کرتے ﴿۱۷۰﴾ وَ اِذْ
نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ كَاَنَّهٗ ظُلَّةٌ وَّ ظَنُّوْۤا اَنَّهٗ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ۚ اور وہ وقت بھی
قابل ذکر ہے جب ہم نے بنی اسرائیل پر پہاڑ کو اس طرح معلق کر دیا تھا کہ گویا وہ
ایک سائبان ہے اور انہیں یقین ہو گیا تھا کہ وہ پہاڑ ان پر ابھی گرنے والا ہے خُذُوْا
مَاۤ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّ اذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ اور ہم نے حکم دیا کہ
جو کتاب ہم نے تمہیں دی ہے اسے قوت کے ساتھ پکڑو اور جو کچھ اس میں لکھا ہے
اسے یاد رکھو تا کہ تم پرہیزگار بن جاؤ کہ اس کتاب پر سختی سے عمل کرو ﴿۱۷۱﴾ ع رکوع [۲۱]

آیت نمبر 172

آیات نمبر 172 تا 183 میں تمام بنی آدم سے لئے گئے عہد کا تذکرہ جو قیامت تک کے لئے حجت ہے۔ بنی اسرائیل کے کردار کو اجاگر کرنے کے لئے ایک شخص کی مثال جسے اللہ نے ہدایت عطا کی لیکن شیطان نے اسے گمراہ کر دیا۔ بہت سے انسان اور جنات ایسے ہیں کہ سمجھ بوجھ سے کام نہیں لیتے، یہ جانوروں کی مانند ہیں اور بالآخر جہنم ہی ان کا ٹھکانہ ہے۔ اللہ کو اچھے ناموں سے پکارنے کی تلقین۔ اللہ اپنی تدبیر کے مطابق منکرین کو ڈھیل دے رہا ہے

وَ اِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِیْۤ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ وَ اَشْهَدَهُمْ عَلٰۤی اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ؕ اے پیغمبر (ﷺ)! ان کے سامنے اس وقت کا ذکر بھی کیجئے جب آپ کے رب نے بنی آدم کی پشتوں سے ان کی تمام اولاد کو نکالا تھا اور انہیں خود ان کے اوپر گواہ بنا کر پوچھا تھا کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ قَالُوْا بَلٰی ۛۚ شَهِدْنَا ۛۚ ان سب نے جواب دیا کہ بے شک تو ہی ہمارا رب ہے، ہم سب اس بات کی گواہی دیتے ہیں اَنْ تَقُوْلُوْا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِیْنَ یہ اقرار اس وجہ سے لیا تاکہ تم قیامت کے دن یہ نہ کہہ سکو کہ ہم تو اس بات سے بالکل بے خبر تھے ﴿۱۷۲﴾ اَوْ تَقُوْلُوْۤا اِنَّمَاۤ اَشْرَكَ اٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَ كُنَّا ذُرِّیَّةً مِّنْۢ بَعْدِهِمْ ۚ یا یہ نہ کہو کہ شرک تو اصل میں ہمارے باپ دادا نے شروع کیا تھا اور ہم تو ان کی اولاد تھے جو ان کے بعد پیدا ہوئے اَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ تو کیا ان غلط کار لوگوں کے جرم میں تُو ہمیں ہلاک کر دے گا ﴿۱۷۳﴾ وَ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ وَ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ہم اپنی آیات اسی طرح تفصیل سے بیان کرتے ہیں اور اس لیے کرتے ہیں کہ لوگ حق کی طرف واپس لوٹ آئیں ﴿۱۷۴﴾ وَ اتْلُ عَلَیْهِمْ نَبَاَ الَّذِیْۤ اٰتَیْنٰهُ اٰیٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ

الشَّيْطٰنُ فَكَانَ مِنَ الْغٰوِيْنَ اے پیغمبر (ﷺ)! آپ ان لوگوں کو اس شخص کا
حال بھی سنائیں کہ جسے ہم نے اپنی آیات کا علم عطا کیا تھا مگر وہ ان کی پابندی سے نکل بھاگا،
پھر شیطان اس کے پیچھے لگ گیا یہاں تک کہ وہ گمراہوں میں شامل ہو گیا ﴿۱۷۵﴾ وَلَوْ شِئْنَا
لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهٗٓ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ ۚ اگر ہم چاہتے تو ان آیات
کی بدولت اسے بلند مرتبہ عطا کر دیتے لیکن وہ خود ہی پستی کی طرف مائل ہو گیا اور اپنی
نفسانی خواہشات کے پیچھے چل پڑا فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ ۚ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ
اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ؕ سو اس کی مثال کتے جیسی ہو گئی کہ اگر اس پر سختی کرو تو بھی ہانپتا ہے
اور اگر چھوڑ دو تب بھی ہانپتا ہے ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ یہی
مثال ان لوگوں کی ہے جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ
يَتَفَكَّرُوْنَ اے پیغمبر (ﷺ)! آپ ان لوگوں کو یہ واقعات سنا دیجئے شاید کہ یہ لوگ
غور کریں ﴿۱۷۶﴾ سَآءَ مَثَلَا ِالْقَوْمُ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاَنْفُسَهُمْ كَانُوْا
يَظْلِمُوْنَ ان لوگوں کی مثال بہت ہی بری ہے جنہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا اور وہ اپنے
ہی اوپر ظلم کر رہے ہیں ﴿۱۷۷﴾ مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِيْ ۚ جسے اللہ ہدایت کی توفیق
بخش دے وہی ہدایت پا سکتا ہے وَمَنْ يُّضْلِلْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ اور جسے
اللہ اپنی رہنمائی سے محروم کر دے تو ایسے ہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں جو شخص
ہدایت کا طالب ہے اللہ اسے ہدایت کی توفیق عطا کر دیتا ہے لیکن جو خود ہی گمراہی کے راستہ پر
اصرار کرے اسے اللہ اپنی رہنمائی سے محروم کر دیتا ہے ﴿۱۷۸﴾ وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ
كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۖ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا ۫ وَلَهُمْ اَعْيُنٌ

لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا ۡ وَ لَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا ؕ اور یہ حقیقت ہے کہ ہم نے بہت سے جنّات اور انسانوں کو پیدا ہی جہنم کے لئے کیا ہے، ان کے دل تو ہیں مگر ان سے سوچتے سمجھتے نہیں، ان کی آنکھیں تو ہیں مگر ان سے دیکھتے نہیں، ان کے کان تو ہیں مگر ان سے سنتے نہیں جو لوگ نہ حق کے بارے سوچتے ہیں، نہ حق کے بارے میں دیکھتے ہیں اور نہ حق کے بارے میں کچھ سننے کے لئے تیار ہیں وہ بالآخر اپنے اعمال کی وجہ سے جہنم ہی میں جائیں گے اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ یہ لوگ جانوروں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی بدتر اور یہی لوگ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں ﴿۱۷۹﴾ وَ لِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ۠ وَ ذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اَسْمَآئِهٖ ؕ اللہ کے سب ہی نام خوبصورت اور اچھے ہیں، سو اسے ان ہی ناموں سے پکارا کرو اور ان لوگوں کو ان کے حال پر چھوڑ دو جو اس کے ناموں کے معاملہ میں حق سے انحراف کرتے ہیں سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ جو کچھ وہ کر رہے ہیں، عنقریب انہیں اس کی سزا مل جائے گی ﴿۱۸۰﴾ وَ مِمَّنْ خَلَقْنَآ اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَ بِهٖ يَعْدِلُوْنَ ہمارے پیدا کئے ہوئے لوگوں میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو حق کی طرف رہنمائی کرتے ہیں اور حق کے مطابق ہی انصاف کرتے ہیں ﴿۱۸۱﴾ع رکوع [۲۲] وَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ اور جو لوگ ہماری آیات کی تکذیب کرتے ہیں ہم ان کو آہستہ آہستہ اس طرح ہلاکت وتباہی کی طرف لے جائیں گے کہ ان کو خبر بھی نہ ہوگی ﴿۱۸۲﴾ج وَ اُمْلِيْ لَهُمْ ؕ قف اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ اور میں انہیں ڈھیل دے رہا ہوں، بیشک میری گرفت بڑی مضبوط ہے ﴿۱۸۳﴾

آیات نمبر 184 تا 188 میں منکرین کو تنبیہ کہ ان کے معزز ساتھی رسول اللہ ﷺ کو جنون نہیں ہے، اس کا کام تو صرف تمہیں خبردار کرنا ہے۔ جسے اللہ گمراہی میں بھٹکتا چھوڑ دے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔ قیامت کا علم صرف اللہ ہی کے پاس ہے، وہ اچانک آ جائے گی۔ سب نفع و نقصان اللہ ہی کی جانب سے ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا کام صرف لوگوں کو اللہ کے عذاب سے خبردار کرنا اور نیک لوگوں کو جنت کی بشارت دینا ہے۔

اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا ۜ مَا بِصَاحِبِهِمْ مِّنْ جِنَّةٍ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝١٨٤ کیا ان لوگوں نے غور نہیں کیا کہ ان کے معزز ساتھی یعنی پیغمبر (ﷺ) کو کسی قسم کا جنون نہیں، وہ تو صرف واضح طور سے خبردار کرنے والے ہیں

اَوَلَمْ يَنْظُرُوْا فِيْ مَلَكُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ ۙ وَّاَنْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ قَدِ اقْتَرَبَ اَجَلُهُمْ ۚ اور کیا انہوں نے آسمان و زمین کے نظام حکومت اور جو چیز بھی اللہ نے پیدا کی ہے، اس میں کبھی غور نہیں کیا؟ اور کیا انہوں نے یہ بھی نہیں سوچا کہ شاید اِن کی مہلتِ زندگی پوری ہونے کا وقت قریب آگیا ہو

فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۢ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ۝١٨٥ پیغمبر (ﷺ) کی اس تنبیہ کے بعد پھر وہ آخر اور کس بات پر ایمان لائیں گے؟

مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ ؕ وَيَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۝١٨٦ جسے اللہ اپنی رہنمائی سے محروم کر دے اسے کوئی راستہ دکھانے والا نہیں، اور اللہ اِنہیں اِن کی سرکشی ہی میں بھٹکتا ہوا چھوڑ دیتا ہے جو شخص خود گمراہی پر اصرار کرتا ہے اللہ اسے اپنی رہنمائی سے محروم کر دیتا ہے

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰىهَا ؕ اے پیغمبر (ﷺ)! لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ

قیامت کب قائم ہوگی قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ ۚ لَا يُجَلِّيْهَا لِوَقْتِهَآ اِلَّا هُوَ ۘؔ آپ کہہ دیجئے کہ یہ بات تو میرا رب ہی جانتا ہے۔ وہی اُسے اُس کے وقت پر ظاہر کرے گا ثَقُلَتْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ لَا تَاْتِيْكُمْ اِلَّا بَغْتَةً ؕ اور یہ آسمانوں اور زمین میں ایک بہت بڑا حادثہ ہوگا جو تم پر اچانک آن پڑے گا يَسْـَٔلُوْنَكَ كَاَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا ؕ لوگ آپ سے اس طرح دریافت کرتے ہیں جیسے آپ اس کے متعلق بہت تحقیق کر چکے ہیں قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ آپ کہہ دیجئے کہ قیامت کا علم تو صرف اللہ ہی کے پاس ہے لیکن اکثر لوگ اس حقیقت کو نہیں جانتے ﴿۱۸۷﴾ قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ آپ فرما دیجئے کہ میں تو خود اپنی ذات کے لئے نہ کسی نفع کا اختیار رکھتا ہوں اور نہ کسی ضرر کا مگر جو اللہ چاہتا ہے وہ ہوتا ہے وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ ۛۖ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْٓءُ ۛ ۚ اور اگر میں غیب کا علم جانتا تو بہت سی بھلائیاں حاصل کر لیتا اور مجھے کبھی کوئی نقصان نہ پہنچتا اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ وَّ بَشِيْرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ میں تو محض ایک عذاب جہنم سے ڈرانے والا اور جنت کی بشارت دینے والا ہوں، ان لوگوں کے لئے جو ایمان لے آئیں ﴿۱۸۸﴾ ع رکوع [۲۳]

آیت نمبر 189

آیات نمبر 189 تا206 میں بیان کیا گیا ہے کہ انسان اپنی حاجت کے لئے اللہ سے دعا کرتا ہے لیکن جب وہ حاجت پوری ہو جاتی ہے تو اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانے لگتا ہے۔ یہ لوگ ایسی چیزوں کو اللہ کا شریک ٹھہراتے ہیں جو خود اللہ کی مخلوق ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کو تاکید کہ ان کافروں کو بتادیں کہ میں تو صرف وحی کی پیروی کرتا ہوں۔ اپنے رب کو صبح شام عاجزی اور خوف سے یاد کرنے کی تلقین ۔اللہ کے پاس موجود فرشتے کبھی تکبر نہیں کرتے اور وہ اس کی تسبیح کرتے رہتے ہیں

هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِیَسْكُنَ اِلَیْهَا ۚ

وہ اللہ ہی ہے جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی کی جنس سے اس کا جوڑا بنایا تاکہ وہ اس کی رفاقت میں سکون حاصل کرے

فَلَمَّا تَغَشّٰىهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِیْفًا فَمَرَّتْ بِهٖ ۚ

پھر جب مرد نے عورت کو ڈھانپ لیا تو اسے ایک خفیف سا حمل رہ گیا جسے لیے ہوئے وہ چلتی پھرتی رہی

فَلَمَّاۤ اَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللّٰهَ رَبَّهُمَا لَىِٕنْ اٰتَیْتَنَا صَالِحًا لَّنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِیْنَ

پھر جب وہ زیادہ بوجھل ہوگئی تو دونوں میاں بیوی نے مل کر اللہ سے، جو دونوں کا رب ہے، دعا کی کہ اگر تو نے ہم کو صحیح سالم بچہ عنایت کیا تو ہم تیرے شکر گزار ہوں گے ﴿۱۸۹﴾

فَلَمَّاۤ اٰتٰىهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ فِیْمَاۤ اٰتٰىهُمَا ۚ فَتَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ

مگر جب اللہ نے ان کو ایک صحیح و سالم بچہ عطا کر دیا تو وہ اللہ کی اس بخشش و عنایت میں دوسروں کو اس کا شریک ٹھہرانے لگے حالانکہ اللہ ان کے اس شرک سے بہت پاک و بالاتر ہے ﴿۱۹۰﴾

اَیُشْرِكُوْنَ مَا لَا یَخْلُقُ شَیْـًٔا وَّ هُمْ یُخْلَقُوْنَ

کیا وہ ان ہستیوں کو اللہ کا شریک ٹھہراتے جو کسی چیز کو پیدا نہیں کر سکتے بلکہ وہ تو خود اللہ کے پیدا کیے ہوئے ہیں ﴿۱۹۱﴾

وَ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ لَهُمْ نَصْرًا وَّ لَاۤ اَنْفُسَهُمْ

يَنْصُرُوْنَ اور نہ وہ ان مشرکوں کی مدد کرنے پر قدرت رکھتے ہیں اور نہ خود اپنی مدد کر سکتے ہیں ﴿۱۹۲﴾ وَ اِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا يَتَّبِعُوْكُمْ ؕ اور اگر تم انہیں سیدھی راہ دکھانے کے لئے کہو تو وہ تمہاری بات نہ سمجھیں سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ اَدَعَوْتُمُوْهُمْ اَمْ اَنْتُمْ صَامِتُوْنَ تمہارے لئے برابر ہے خواہ تم ان کو پکارو یا خاموش رہو ﴿۱۹۳﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ فَادْعُوْهُمْ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ اے مشرکو! جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو، تمہاری طرح وہ بھی اللہ ہی کے بندے ہیں، تم انہیں پکار کر دیکھو، اگر تم سچے ہو تو انہیں تمہاری پکار کا جواب دینا چاہیئے مشرکین جن بتوں کو پوجتے تھے وہ ان کے گمان کے مطابق فرشتوں، جنوں اور گزرے ہوئے صالحین انسانوں کے بت تھے، اس وجہ سے فرمایا کہ وہ تمہارے ہی جیسے بندے ہیں ﴿۱۹۴﴾ اَلَهُمْ اَرْجُلٌ يَّمْشُوْنَ بِهَآ ۫ اَمْ لَهُمْ اَيْدٍ يَّبْطِشُوْنَ بِهَآ ۫ اَمْ لَهُمْ اَعْيُنٌ يُّبْصِرُوْنَ بِهَآ ۫ اَمْ لَهُمْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا ؕ کیا ان کے پیر ہیں، جن سے وہ چل سکتے ہوں یا ان کے ہاتھ ہیں جن سے پکڑ سکتے ہوں، یا ان کی آنکھیں ہیں جن سے دیکھ سکتے ہوں یا ان کے کان ہیں جن سے سن سکتے ہوں؟ قُلِ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ كِيْدُوْنِ فَلَا تُنْظِرُوْنِ اے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کہہ دیجئے کہ تم اپنے ٹھہرائے ہوئے شریکوں کو بلا لو اور میرے خلاف جو کارروائی کر سکتے ہو کر لو مجھے ذرا بھی مہلت نہ دو ﴿۱۹۵﴾ اِنَّ وَلِيِّۦَ اللّٰهُ الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ ۖ وَ هُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ یقیناً میرا مددگار تو اللہ ہی ہے جس نے یہ کتاب نازل فرمائی ہے اور وہی اپنے نیک بندوں کی مدد کیا کرتا ہے ﴿۱۹۶﴾ وَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا

يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَكُمْ وَلَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ اور اللہ کے سوا جنہیں تم بلا
ؤ گے وہ ایسے ہیں کہ نہ تمہاری مدد کرنے پر قدرت رکھتے ہیں اور نہ خود اپنی مدد کر سکتے
ہیں ﴿۱۹۷﴾ وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا يَسْمَعُوْا ؕ اور اگر تم انہیں رہنمائی کے
لئے پکارو گے تو وہ تمہاری بات سن نہیں سکتے وَتَرٰىهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ وَهُمْ لَا
يُبْصِرُوْنَ اور جب تم ان کی طرف دیکھتے ہو تو ایسا لگتا ہے کہ وہ تمہیں دیکھ رہے
ہیں لیکن وہ کچھ بھی نہیں دیکھ رہے ﴿۱۹۸﴾ خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ
عَنِ الْجٰهِلِيْنَ اے پیغمبر (ﷺ) ! آپ ان لوگوں سے درگزر کا رویہ اختیار
کریں، نیک کام کرنے کا حکم دیتے رہیں اور ان جاہلوں سے کنارہ کشی اختیار کر لیں ﴿۱۹۹﴾
وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ
اور اگر کبھی شیطان آپ کے دل میں کوئی وسوسہ ڈالے تو آپ اللہ سے پناہ طلب کر لیا
کیجئے، بلاشبہ وہ خوب سننے والا اور خوب جاننے والا ہے ﴿۲۰۰﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اِذَا
مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ بے شک متقی لوگوں
کا حال تو یہ ہوتا ہے کہ اگر کوئی شیطانی وسوسہ انہیں چھو بھی جاتا ہے تو فوراً چونک جاتے ہیں
اور اپنی بصیرت کے باعث سمجھ جاتے ہیں کہ یہ شیطانی وسوسہ ہے ﴿۲۰۱﴾ وَاِخْوَانُهُمْ
يَمُدُّوْنَهُمْ فِى الْغَيِّ ثُمَّ لَا يُقْصِرُوْنَ اور جو شیطان کے بھائی ہیں، انہیں شیطان
گمراہی کی طرف کھینچے لئے جاتے ہیں اور انہیں بھٹکانے میں کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھتے ﴿۲۰۲﴾ وَ
اِذَا لَمْ تَاْتِهِمْ بِاٰيَةٍ قَالُوْا لَوْلَا اجْتَبَيْتَهَا ؕ اور جب آپ ان کے پاس کچھ دنوں
تک کوئی نئی آیت نہیں لاتے تو کہتے ہیں کہ تم نے اپنی طرف سے آیت کیوں نہیں بنا لی؟

قُلْ اِنَّمَآ اَتَّبِعُ مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ مِنْ رَّبِّيْ ۚ آپ کہہ دیجئے کہ میں تو اسی وحی کی پیروی کرتا ہوں جو میرے رب کی طرف مجھ پر بھیجی جاتی ہے هٰذَا بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ وَ هُدًى وَّ رَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ یہ قرآن تمہارے پروردگار کی جانب سے دانش وبصیرت کا مجموعہ ہے اور ایمان لانے والوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے ﴿۲۰۳﴾ وَ اِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَ اَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ اور جب قرآن پڑھا جائے تو خاموش رہو اور اسے غور سے سنو تاکہ تم پر رحم کیا جائے ﴿۲۰۴﴾ وَ اذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّ خِيْفَةً وَّ دُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَ الْاٰصَالِ وَ لَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ اور اپنے پروردگار کو صبح و شام، دل ہی دل میں عاجزی اور خوف سے اور دھیمی آواز کے ساتھ یاد کرتے رہو اور غفلت شعار لوگوں میں سے نہ ہو جانا ﴿۲۰۵﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَ يُسَبِّحُوْنَهٗ وَ لَهٗ يَسْجُدُوْنَ یقیناً جو فرشتے تمہارے رب کے حضور میں ہیں وہ کبھی اس کی عبادت سے تکبر نہیں کرتے اور اس کی پاکی بیان کرتے رہتے ہیں اور اُس ہی کو سجدہ کرتے ہیں ﴿۲۰۶﴾ السجدة ع [

السجدہ]　رکوع [۲۴]

8:سورۃ انفال

ترتیبِ تلاوت	نام سورہ	مکی / مدنی	تعداد رکوع	آیات	پارہ شمار	نام پارہ
8	سُوْرَۃُ الْاَنْفَال	مدنی	10	75	9	قَالَ الْمَلَاُ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

آیات نمبر 1 تا 8 میں بعض نو مسلموں کی طرف سے جنگ بدر کے مال غنیمت کے بارے میں بعض اعتراضات اور ان کا جواب۔ مسلمانوں کو ان کی غلطی کا احساس دلانے کے لئے سورت کے آغاز میں صرف یہ کہہ دیا گیا کہ یہ سارا مال جو اللہ کا انعام ہے، اس کے مالک اللہ اور اس کا رسول ہیں۔ مسلمانوں کو ہدایت کہ اللہ سے ڈرتے رہو، اللہ اور رسول ﷺ کی ہر مرحلہ پر اطاعت کرو۔ جنگ بدر سے پہلے بعض کمزور مسلمان مشرکین مکہ کی فوج سے جنگ کرنے کی بجائے ان کے ایک تجارتی قافلہ پر حملہ کرنا چاہتے تھے۔ اللہ کی یہ منشا تھی کہ مسلمان انکی فوج سے جنگ کریں تا کہ کافروں کی جڑ کٹ جائے

یَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ ؕ اے پیغمبر (ﷺ)! لوگ آپ سے غنیمت کے مال کا حکم دریافت کرتے ہیں قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ ۚ آپ فرما دیجئے کہ یہ مالِ غنیمت اللہ اور اس کے رسول کے لئے ہے فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَصْلِحُوْا ذَاتَ بَیْنِكُمْ ۪ وَ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ پس تم لوگ اللہ سے ڈرتے رہو اور آپس کے تعلقات کی اصلاح کرو اور اللہ اور اس کے رسول کی

اطاعت کرو اگر تم ایمان والے ہو ① اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ
وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَ اِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّ عَلٰى رَبِّهِمْ
يَتَوَكَّلُوْنَ بس ایمان والے تو وہی ہیں کہ جب ان کے سامنے اللہ کا ذکر کیا جائے تو
ان کے دل کانپ اٹھتے ہیں اور جب انہیں اللہ کی آیات پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو یہ
آیات ان کے ایمان میں اضافہ کر دیتی ہیں اور وہ لوگ اپنے رب ہی پر توکل کرتے
ہیں ② الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ یہ وہ لوگ ہیں جو
نماز کی پابندی کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں عطا کیا ہے اس میں سے نیک کاموں
میں خرچ کرتے رہتے ہیں ③ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا لَهُمْ دَرَجٰتٌ
عِنْدَ رَبِّهِمْ وَ مَغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ كَرِيْمٌ ایسے ہی لوگ حقیقی مومن ہیں، ان کے
لئے ان کے رب کے پاس بڑے درجات ہیں، مغفرت ہے اور بہترین رزق ہے ④
كَمَآ اَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْۢ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ وَ اِنَّ فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ
لَكٰرِهُوْنَ اے پیغمبر (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) ! مال غنیمت کی تقسیم کا معاملہ بھی ویسا ہی ہے جیسے
آپ کے رب نے آپ کو آپ کے گھر سے حکمت کے تحت ایک امر حق کے لئے نکالا
تھا جبکہ مسلمانوں کی ایک جماعت کو یہ بات ناگوار تھی جنگ بدر سے پہلے کے ایک واقعہ کی
طرف اشارہ ہے۔ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اللہ کے حکم کے مطابق مدینہ سے نکلے تھے۔ رسول اللہ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے وحی کے ذریعہ ملی ہوئی اطلاع کی بنیاد پر لوگوں کو یہ بتا دیا تھا کہ مشرکین مکہ کے ایک
تجارتی قافلے یا ان کے ایک لشکر سے ہمارا مقابلہ ہو گا، بعض کمزور مسلمانوں کا مشورہ تھا کہ
مشرکین مکہ کی فوج سے جنگ کرنے کی بجائے ان کے تجارتی قافلہ پر حملہ کرنا چاہیئے تا کہ ان کی

معیشت پر کاری ضرب لگے، لیکن مہاجرین اور انصار کے اکابر صحابہ کا یہی مشورہ تھا کہ مشرکین مکہ کے لشکر پر حملہ کیا جائے ﴿۵﴾ يُجَادِلُوْنَكَ فِي الْحَقِّ بَعْدَ مَا تَبَيَّنَ كَاَنَّمَا يُسَاقُوْنَ اِلَى الْمَوْتِ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ اور اس جماعت کے لوگ حق ظاہر ہونے کے بعد بھی آپ سے صحیح بات میں جھگڑ رہے تھے، ان کا حال یہ تھا کہ گویا انہیں موت کی طرف ہانکا جارہا ہے اور وہ موت کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں ﴿۶﴾ وَاِذْ يَعِدُكُمُ اللّٰهُ اِحْدَى الطَّآئِفَتَيْنِ اَنَّهَا لَكُمْ وَتَوَدُّوْنَ اَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ تَكُوْنُ لَكُمْ وَيُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكٰفِرِيْنَ مسلمانو! وہ وقت یاد کرو جب اللہ تم سے وعدہ کر رہا تھا کہ وہ تمہیں دو گروہوں میں سے کسی ایک پر غلبہ عطا کرے گا، اس وقت تم یہ چاہتے تھے کہ غیر مسلح اور کمزور گروہ تمہارے ہاتھ آجائے مگر اللہ یہ چاہتا تھا کہ اپنے حکم سے حق کو حق ثابت فرمادے اور کافروں کی جڑ کاٹ کر پھینک دے ﴿۷﴾ لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ تاکہ حق کا حق ہونا اور باطل کا باطل ہونا ثابت کردے خواہ یہ بات مجرموں کو ناگوار ہی کیوں نہ ہو ﴿۸﴾

آیات نمبر 9 تا 19 میں مسلمانوں کی حوصلہ افزائی کے لئے غیبی امداد کا حوالہ جو بدر کے میدان میں نازل ہوئی تھی۔ فرشتوں کا اترنا، نیند طاری کرنا، آسمان سے بارش برسنا اور کافروں کے دلوں میں رعب ڈالنا۔ مسلمانوں کو ہدایت کہ کفار سے مقابلہ کی صورت میں بزدلی نہ دکھاؤ، ایسا کرنے والوں کا ٹھکانہ جہنم ہو گا۔ جب مسلمان لڑتے ہیں تو اللہ ان کے ساتھ ہوتا ہے۔ کفار کو تنبیہ کہ اگر تم فیصلہ چاہتے تھے تو فیصلہ تمہارے سامنے آگیا، بہتر ہے کہ تم باز آجاؤ

اِذْ تَسْتَغِیْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّیْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓىٕكَةِ مُرْدِفِیْنَ اور وہ وقت بھی یاد کرو جب تم اپنے رب سے مدد کے لئے فریاد کر رہے تھے تو اس نے تمہاری دعا قبول کرلی، کہ میں تمہاری مدد کے لئے پے در پے ایک ہزار فرشتے بھیج رہا ہوں ﴿۹﴾ وَ مَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى وَ لِتَطْمَىٕنَّ بِهٖ قُلُوْبُكُمْ ۚ اور اللہ نے یہ بات صرف اس لئے بتائی کہ تم خوش ہو جاؤ اور تمہارے دل مطمئن ہو جائیں وَ مَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وگرنہ مدد تو جب بھی ہوتی ہے اللہ ہی کی جانب سے ہوتی ہے کہ وہ بالکل براہ راست بغیر کسی واسطہ کے مدد کرنے پر قادر ہے اِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ بیشک اللہ بڑا زبردست، نہایت ہی حکمت والا ہے ﴿۱۰﴾ ع رکوع [۱] اِذْ یُغَشِّیْكُمُ النُّعَاسَ اَمَنَةً مِّنْهُ وَ یُنَزِّلُ عَلَیْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّیُطَهِّرَكُمْ بِهٖ وَ یُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّیْطٰنِ وَ لِیَرْبِطَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ وَ یُثَبِّتَ بِهِ الْاَقْدَامَ اور وہ وقت بھی یاد کرو جب اللہ نے تمہیں

تسکین دینے کے لئے اپنی طرف سے تم پر غنودگی طاری کردی اور تم پر آسمان سے
پانی نازل کیا تاکہ تمہیں پاک کردے اور تم سے شیطانی وسوسہ کی آلودگی کو زائل کر
دے اور تاکہ تمہارے دلوں کو تقویت عطا کرے اور تمہارے قدموں کو خوب جما
دے ﴿۱۱﴾ اِذْ یُوْحِیْ رَبُّكَ اِلَى الْمَلٰٓئِكَةِ اَنِّیْ مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؕ
اور وہ وقت بھی یاد کیجئے جب آپ کا پروردگار فرشتوں کو حکم دے رہا تھا کہ میں
تمہارے ساتھ ہوں سو تم ایمان والوں کی ہمت بڑھاؤ سَاُلْقِیْ فِیْ قُلُوْبِ الَّذِیْنَ
كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوْا فَوْقَ الْاَعْنَاقِ وَ اضْرِبُوْا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ
میں ابھی ان کافروں کے دل میں رعب ڈال دیتا ہوں پس تم ان کی گردنوں پر اور ان
کے ہر جوڑ پر ضرب لگاؤ ﴿۱۲﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ۚ اور یہ اس
بات کی سزا ہے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی تھی وَ مَنْ
یُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ اور جو کوئی بھی اللہ اور اس
کے رسول کی مخالفت کرتا ہے تو وہ جان لے کہ یقیناً اللہ ایسے لوگوں کو سخت سزا دینے
والا ہے ﴿۱۳﴾ ذٰلِكُمْ فَذُوْقُوْهُ وَ اَنَّ لِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابَ النَّارِ یہ تمہاری سزا ہے
اس کا مزہ یہاں بھی چکھو اور کافروں کے لئے دوزخ کا عذاب تو ہے ہی ﴿۱۴﴾ یٰۤاَیُّهَا
الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا لَقِیْتُمُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ
اے ایمان لانے والو! جب تم میدان جنگ میں کفار کے مقابل ہو جاؤ تو انہیں پیٹھ نہ
دکھاؤ ﴿۱۵﴾ وَ مَنْ یُّوَلِّهِمْ یَوْمَئِذٍ دُبُرَهٗۤ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَیِّزًا اِلٰى فِئَةٍ

فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ مَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ؕ وَ بِئْسَ الْمَصِيْرُ اور جو شخص اس دن کافروں کو پیٹھ دکھائے گا سوائے اس بات کے کہ یہ ایک جنگی چال ہو یا واپس اپنے فوجی دستہ کو ملنا چاہتا ہو، اس کے علاوہ جو بھی ایسا کرے گا تو وہ اللہ کے غضب میں گرفتار ہو گیا اور اسکا ٹھکانا جہنم ہے جو واپس لوٹنے کی بہت ہی بری جگہ ہے ﴿۱۶﴾ فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ ۪ وَ مَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ۚ اے مسلمانو! حقیقت یہ ہے کہ ان کافروں کو تم نے قتل نہیں کیا بلکہ ان کو تو اللہ نے قتل کیا اور اے پیغمبر (ﷺ)! جب آپ نے ان کی طرف خاک کی مٹھی پھینکی تھی تو وہ آپ نے نہیں بلکہ اللہ نے پھینکی تھی وَ لِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْهُ بَلَآءً حَسَنًا ؕ تا کہ کافروں کو شکست ہو اور اللہ اپنی طرف سے مسلمانوں کو بہترین اجر عطا کرے اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ یقیناً اللہ سب کچھ سننے والا اور جاننے والا ہے ﴿۱۷﴾ ذٰلِكُمْ وَ اَنَّ اللّٰهَ مُوْهِنُ كَيْدِ الْكٰفِرِيْنَ یہ معاملہ تو تمہارے ساتھ ہے، اور کافروں کے ساتھ معاملہ یہ ہے کہ اللہ ان کی چالوں کو کمزور کرنے والا ہے ﴿۱۸﴾ اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَآءَكُمُ الْفَتْحُ ۚ اے کفار! اگر تم فیصلہ چاہتے تھے تو دیکھ لو، فیصلہ تمہارے سامنے آ گیا وَ اِنْ تَنْتَهُوْا فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَ اِنْ تَعُوْدُوْا نَعُدْ ۚ اور اگر تم اب بھی باز آ جاؤ تو تمہارے لیے بہتر ہو گا اور اگر تم آئندہ یہی کرو گے تو ہم بھی پھر ایسا ہی کریں گے وَ لَنْ تُغْنِيَ عَنْكُمْ فِئَتُكُمْ شَيْـًٔا وَّ لَوْ كَثُرَتْ ۙ وَ اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ اور تمہاری جمعیّت، خواہ وہ کتنی ہی زیادہ ہو، تمہارے کچھ کام نہ آ سکے گی اور یقیناً اللہ ایمان والوں کے ساتھ ہے ﴿۱۹﴾ ع رکوع [۲]